سوال

(253)قبرستان اور مسجد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک گاؤں کے قبرستان میں کسی زمانہ میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ اس میں چند افراد اہل حدیث نے نماز پڑھنی شروع کردی۔ کچھ زمانہ یا عرصہ کے بعد اسی مسجد کی توسیع (فراخی) کردی گئی حالانکہ مقابر کے نشان دیوار قبلہ کے سامنے موجود ہیں بلکہ ہر سہ جانب دکن پہاڑ مغرب برابر بدستور قبریں موجود ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت مسئولہ میں ایسی مسجد جس کا نقشہ درج ذیل ہے نماز پڑھنا جائز ہے یا منع ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر معلوم ہو کہ مسجد پہلے ہے اور قبرستان بعد بنا ہے تو اس کے سامنے سے قبروں کے نشانات مٹادیئے جائیں بلکہ ہوسکے تو دیگر اطراف سے بھی مٹادیئے جائیں اور نماز بدستور پڑھی جائے اگر قبریں پہلے ہیں اور مسجد بعد میں بنی ہے تو یہ قبرستان میں مسجد ہے اس میں نماز نہ پڑھنی چاہیے اور اگر قبل بعد کا علم نہیں تو پھر معاملہ مشتبہ ہے احتیاط نہ پڑھنے میں ہے کیونکہ نماز کا معاملہ نازک ہے۔ ہاں اگر مسجد قبرستان کے احاطہ سے باہر ہوتی تو اس صورت میں نماز میں کوئی شبہ نہیں تھا خواہ قبرستان پہلے ہوتا یا مسجد۔ مگر نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد قبرستان کے احاطہ میں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

مساجد کا بیان، ج1ص344

محدث فتویٰ